© rasailojaraid.com

شمس نوید عثمانی

آخرت کا غم کھانے والا

عشاء کی نماز پڑھ کر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ حسبِ معمول اپنی صاحبزادیوں کی خیروعافیت معلوم کرنے تشریف لے جارہے تھے۔ سرکاری مصروفیات سے تھکا ہوا دماغ ایک شفیق باپ کی تڑپ لئے ہوئے اب اولاد کی طرف متوجہ ہو رہا تھا۔ لیکن دیکھو تو جن ہاتھوں نے ابھی ابھی حکومت کے خزانے سے بے شمار ضرورت مندوں کے لیے درہم و دینار بانٹے ہیں۔ وہ خود اپنی محبوب صاحبزادیوں کی طرف جاتے ہوئے کس طرح خالی ہیں۔ ٹھیک اس درویش کی طرح جو دن بھر کے بعد تھکا ہارا خالی ہاتھ گھر آ رہا ہو۔ فاقہ تو نہیں لیکن گھر پر نیم فاقہ ضرور تھا۔ باپ کی آہٹ پا کر بیٹیاں خیر مقدم کے لیے دروازے تک آئیں۔ ان کے چہروں کی زردی تو باپ کے لیے کوئی نئی بات نہ تھی لیکن یہ ضرور نیا تھا کہ انہوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ رکھے تھے۔

''کیا بات ہے؟'' حضرت عمر ابن عبدالعزیز نے پوچھا۔ لڑکیاں کچھ نہ بولیں۔ اناّ نے جواب دیا۔

''آج ان بچیوں نے صرف پیاز اور مسور کی دال سے پیٹ بھرا ہے گھر میں کھانے کو کچھ اور نہیں تھا۔ پیاز کی بو چھپانے کے لیے یہ منھ پر ہاتھ رکھ رہی ہیں۔''

باپ آخر باپ تھا۔ معصوم بچیوں کا ایثارِ نفس اسے تڑپائے بغیر نہ رہا۔ آنکھیں نم ہوگئیں دل بھر آیا.......... مگر جذبات کی یہ موجیں تو بس موجیں ہی تھیں۔ صبر و قناعت، فقر و ایثار، زہد و تقویٰ اور ایمان و یقین کے جبل الذہب کو ذرا بھی جنبش نہ دے سکیں۔

''اے میری بیٹیو!'' انہوں نے کہا ''یہ کچھ مشکل نہیں کہ تمہارے دسترخوان کو انواع و اقسام کے لذیذ کھانوں سے بھر دیا جائے۔ مگر.......... کیا تم پسند کرو گی کہ اس کے بدلے تمہارا باپ دوزخ کی آگ میں ڈال دیا جائے۔''

باپ کے یہ دلدوز فقرے صاحبزادیوں کے ضبط کا بند توڑ گئے۔ آنکھیں اشکوں سے تر ہو گئیں.......... یہ گریہ غم نہیں تھا۔ اس میں شکایت کی تلخی بھی نہیں تھی.......... یہ تو خاموش جواب تھا، باپ کے سوال کا.......... ''نہیں'' ہر آنسو پکار رہا تھا ''ہمیں وہ راحتیں درکار نہیں جن کے عوض ہمارا باپ دوزخ میں ڈال دیا جائے۔''

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس، تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501

© rasailojaraid.com